کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں؟
ایک اعتراض کا جواب

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar 8093 تاریخ: 26-10-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ کیا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نور ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ نیز یہ کہ زید کا کہنا ہے کہ جس حدیثِ جابر سے آپ لوگ استدلال کرتے ہیں، وہ روایت معنی کے اعتبار سے درست نہیں، کیونکہ اس میں فرمایا گیا: "نور نبیک من نورہ" تو یہاں حرف "مِنْ" تبعیضیہ ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز سے اس کا کوئی جز یا کچھ حصہ لینا، جدا کر لینا، جیسا کہ کہا جاتا ہے: "خلق الانسان من طین" یعنی انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا، تو انسان کے اندر مٹی کا جز شامل ہے، تو اس لحاظ سے حدیث کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ کے نور سے کچھ حصہ جدا کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور پیدا کیا گیا، جو قطعاً درست نہیں، بلکہ کفر ہے، لہٰذا اس حدیث کو دلیل بنانا درست نہیں۔ کیا زید کا یہ اعتراض درست ہے؟ اگر نہیں تو اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم حقیقت کے اعتبار سے نور اور صورت کے اعتبار سے بے مثل بشر ہیں، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نور ہونے پر بکثرت آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اقوالِ ائمہ امت موجود ہیں۔

رہا سوال میں مذکور الفاظِ حدیث "نور نبیک من نورہ" پر اعتراض! تو اس کا جواب یہ ہے کہ حرف "مِنْ"

"متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس مقام پر حرف " مِنْ "تبعیض کے لیے نہیں، بلکہ بیانیہ وابتدائیہ ہے، جس کا مفاد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نور سے کسی چیز کے واسطے کے بغیر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نور پیدا کیا، لہٰذا زید کا اسے " مِنْ "تبعیضیہ سمجھنا درست نہیں، جیسا کہ خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں ایک ماہر عیسائی طبیب نے علامہ علی واقدی سے مناظرہ کرتے ہوئے دعوی کیا کہ تمہاری کتاب (قرآن پاک) کی اس آیت ﴿وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ﴾ ترجمہ کنزالعرفان:"اور اس کا ایک کلمہ ہے، جو اس نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک خاص روح ہے۔" سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالی کی جزو حصہ ہیں، کیونکہ آیت میں موجود حرف " مِنْ "تبعیضیہ ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اللہ کے جزو حصہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے جواب میں علامہ علی واقدی نے یہ آیت پیش کی: ﴿ وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ﴾ ترجمہ:"اور تمہارے لیے وہ سب چیزیں مسخر کیں، جو آسمانوں اور جو زمین میں ہیں، سب اس کی طرف سے ہیں۔" پھر فرمانے لگے کہ اے عیسائی! اگر تمہاری بات (مِنْ تبعیضیہ والی) مان لی جائے، تو اس آیت سے لازم آئے گا کہ سب چیزیں اللہ تعالی کی ذات کا جزو حصہ ہوں، عیسائی لاجواب ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا۔

(روح البیان، جلد 3، صفحہ 200، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اللہ پاک زید کو بھی حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴾ ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب۔

(القرآن، سورۃ المائدہ، آیت 15)

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں۔ جن میں سے ایک قول یہ ہے کہ آیت میں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے، جیسا کہ تفسیر ابن عباس، تفسیر کبیر، جامع البیان فی تفسیر القرآن، تفسیر جلالین، تفسیر صاوی، تفسیر خازن، تفسیر نسفی، روح البیان، روح المعانی، تفسیر ابو سعود، زادالمسیر، تفسیر بغوی، تفسیر قرطبی، تفسیر بیضاوی، تفسیر ثعالبی میں ہے: واللفظ للاول (قدجاء کم من اللہ نوررسول اللہ یعنی

محمد) بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور رسول اللہ یعنی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آئے۔

(تفسیر ابن عباس، صفحہ 72، مطبوعہ مصطفی البابی، مصر)

امام بخاری و مسلم کے استاذ الاستاذ امام محدث عبد الرزاق علیہم الرحمۃ نے "اَلْمُصَنَّف" میں روایت کیا اور یہ حدیث مواہب اللدنیہ، شرح زرقانی، کشف الخفاء، السیرۃ الحلبیہ، تاریخ الخمیس، جواہر البحار، تفسیر روح المعانی، شرح قصیدہ بردہ، الحدیقۃ الندیہ، فتاوی حدیثیہ، حجۃ اللہ علی العالمین، المدخل، المورد الروی وغیرھا کتبِ اسفار میں ہے: "عن جابر بن عبد اللہ قال: قلت یا رسول اللہ بأبی انت وامی أخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالی قبل الاشیاء، قال: یا جابر! ان اللہ تعالی قدخلق قبل الاشیاء نورنبیک من نورہ، فجعل ذلک النوریدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالی...... الخ" ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر! اللہ تعالی نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور یہ نور اللہ کی مشیت سے، جہاں چاہتا سیر کرتا رہتا...... الخ۔

(الجزء المفقود من الجزء الاول، صفحہ 63، رقم الحدیث 18، مطبوعہ بیروت۔ مواہب اللدنیہ، ج 01، ص 71، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔ شرح المواہب للزرقانی، ج 01، ص 89، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔ کشف الخفاء، ج 01، ص 311، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ السیرۃ الحلبیہ، ج 01، ص 50، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت۔ تاریخ الخمیس، ج 01، ص 19، مطبوعہ موسسۃ الشعبان بیروت۔ جواہر البحار، ج 04، ص 220، مطبوعہ مصطفی البابی مصر۔ تفسیر روح المعانی، ج 08، ص 71، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت۔ شرح قصیدہ بردہ، صفحہ 73، مطبوعہ نور محمد۔ الحدیقۃ الندیہ، ج 02، ص 375، مطبوعہ مکتبہ رضویہ۔ فتاوی حدیثیہ، صفحہ 247، مطبوعہ مصطفی البابی، بیروت۔ حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ 28، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ۔ المدخل، ج 02، ص 34، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔ المورد الروی، صفحہ 40، مطبوعہ بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" اول ما خلق اللہ نوری ومن نوری خلق کل شیئ-وفی روایة خلق جمیع الکائنات " ترجمہ: اللہ تعالی نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا اور میرے نور سے ہر چیز کو پیدا کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرے نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا۔

(مطالع المسرات، صفحہ 121، مطبوعہ مکتبہ نوریہ-میلاد النبوی لابن جوزی، صفحہ 22، مطبوعہ بیروت)

خصائص الکبری، المواہب اللدنیہ، شرح المواہب، السیرة الحلبیہ، کشف الخفاء میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:" ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال: کنت نورا بین یدی ربی قبل خلق آدم علیہ السلام باربعة عشر الف عام " ترجمہ: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے حضور آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے بھی چودہ ہزار سال پہلے نور تھا۔

(خصائص الکبری، باب خصوصیة النبی، جلد 01، صفحہ 07، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام احمد بن محمد عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں:" قال تعالی یا ادم! ارفع راسک فرفع راسہ فرای نور محمد فی سرادق العرش فقال: یارب! ماھذا النور؟ قال: ھذا نور نبی من ذریتک اسمہ فی السماء احمد وفی الارض محمد لولاہ ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا ارضا " ترجمہ: اللہ تعالی نے فرمایا: اے آدم! اپنے سر کو اٹھاؤ، پس انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا اور نورِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عرش کے پایوں میں جلوہ گر دیکھا، تو عرض کی: اے میرے رب! یہ کس کا نور ہے؟ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: یہ تیری اولاد میں سے ایک نبی کا نور ہے، جن کا آسمان میں نام احمد ہو گا اور زمین میں محمد ہو گا، اگر میں انہیں پیدا نہ کرتا، تو نہ تمہیں پیدا کرتا، نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔ **(المواھب اللدنیہ، جلد 01، صفحہ 09، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

حرفِ مِنْ کے بیانیہ ہونے کے متعلق امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: " وھی بیانیة، ای: من نور ھو ذاتہ لا بمعنی انھا مادة خلق نورہ منھا بل بمعنی تعلق الارادة بہ بلا واسطة شیء فی وجودہ " ترجمہ: اور (اس حدیث پاک میں) مِنْ بیانیہ ہے، یعنی اس نور سے پیدا کیا، جو اللہ پاک کی ذات ہے، یہ مطلب نہیں کہ اللہ پاک کی ذات مادہ ہے، جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا گیا، بلکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے ساتھ کسی چیز کے واسطے کے بغیر اللہ پاک کے ارادے کا تعلق ہوا۔

(شرح الزرقانی المواہب اللدنیۃ، جلد1، صفحہ90، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: "حدیث میں "نورہ" فرمایا: جس کی ضمیر اللہ کی طرف ہے کہ اسم ذات ہے، من نور جمالہ یا نور علمہ یا نور رحمتہ (اپنے جمال کے نور سے یا اپنے علم کے نور سے یا اپنی رحمت کے نور سے) وغیرہ نہ فرمایا کہ نور صفات سے تخلیق ہو۔ علامہ زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں: "(من نورہ) ای من نور ھو ذاتہ" یعنی اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نور سے پیدا کیا، جو عین ذات الٰہی ہے، یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔۔۔ ہاں عین ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذاللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کے لیے مادہ ہے، جیسے مٹی سے انسان پیدا ہو، یا عیاذاً باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کُل، ذاتِ نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شَے میں حلول فرمانے سے پاک و منزہ ہے۔"　　**(فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ666،665، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ عَمْرو کہتا ہے کہ نور محمدی کا انفکاک ذات سے ہوا ہے، تو جواب لکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: "عمرو کا قول سخت باطل و شنیع و گمراہی قطیع، بلکہ سخت تر امر کی طرف منجر ہے، اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز اس کی ذات سے جدا ہو کر مخلوق بنے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ661،660، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کا نور ہونے کے نہ تو یہ معنی ہیں کہ حضور خدا کے نور کا ٹکڑا ہیں، نہ یہ کہ رب کا نور حضور کے نور کا مادہ ہے، نہ یہ کہ حضور علیہ السلام خدا کی طرح ازلی ابدی ذاتی نور ہیں، نہ یہ کہ رب تعالیٰ حضور میں سرایت کر گیا ہے، تاکہ شرک و کفر لازم آئے۔"

(رسالہ نور، صفحہ6، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مقالات کاظمی میں ہے: "اس حدیث میں نور کی اضافت بیانیہ ہے اور نور سے مراد ذات ہے، حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی اپنی ذات مقدسہ

سے پیدا فرمایا، اس کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ کی ذات حضور کی ذات کا مادہ ہے یا نعوذ باللہ! حضور کا نور اللہ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے۔ تعالی اللہ عن ذلك علوا کبیرا۔"

(مقالات کاظمی، جلد1، صفحہ56، مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی)

علامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: "(کچھ لوگوں) نے سمجھا کہ لفظِ مِنْ تبعیضیہ ہے، لہذا یہ معنی کشید کیا کہ اللہ تعالی نے اپنے نور کا ایک حصہ الگ کر کے آپ کے وجود کو تیار کیا، یہ خیال نہ کیا کہ لفظ مِنْ کئی دوسرے معنوں کے لیے بھی آتا ہے، درسِ نظامی کی ابتدائی کتاب "مائۃ عامل" میں وہ معانی دیکھے جاسکتے ہیں، اس جگہ لفظ مِنْ ابتدائیہ، اتصالیہ ہے، جس کا مفاد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نور سے کسی چیز کے واسطے کے بغیر آپ کا نور پیدا کیا اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔" **(عقائد ونظریات، صفحہ284، مطبوعہ مکتبہ قادریہ، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــه

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر قادری عطاری

29 ربیع الاول 1444ھ/26 اکتوبر 2022ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے